ناد

راستہ ترقی کا

اسلامک یونیوسٹی برائے سائنس وٹیکنالوجی، اونتی پورہ سے شائع کردہ ایک کمیونٹی اخبار

شمارہ:۔۱ جلد:۔۱ تاریخ:۔۱۲/ جنوری / ۲۰۲۲ صفحات:۔۸

اُردوصحافت: مختصرپسِ منظر صفحہ 3

اسلامک یونیورسٹی کی سرکردہ سرگرمیاں صفحہ 5

جموں وکشمیر میں زلزلے: خطرات اورتحفظ صفحہ 6

سماجی فلاح و بہبود:

اسلامک یونیورسٹی برائے سائنس وٹیکنولوجی کا رول

یونیورسٹی کے وسائل سماجی ترقی کے لئے استعمال کیے جائے گے: پروفسر رومشو

محترم پروفیسر شکیل احمد رمشو صاحب نے ١٦ اگست ۲۰۲۱ء کو اسلامی یونیورسٹی برائے سائنس وٹیکنالوجی میں بحیثیت وائس چانسلر کے اپنا منصب سنبھالا۔ یونیورسٹی کے قیام کے بعد رومشو صاحب ایسے چوتھے شخص ہیں، جو فی الوقت وائس چانسلر کی ذمہ داری احسن طریقے سے نبھارہے ہیں۔ پروفیسر صاحب مختلف شعبہ جات میں وقیع تعلیمی و تحقیقی اختصاص کے مالک ہیں۔ بنکاک کے عالمی شہرت یافتہ ادارے، ایشیائی ادارہ برائے ٹیکنالوجی (Asian Institute of Techonology) سے رموٹ سنسنگ (RemoteSensing) اور جیو گرافک انفارمیشن سسٹم (GIS) میں ایم ایس کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد انہوں نے یونیورسٹی آف ٹوکیو، جاپان سے آبی وسائل کی انجینئرنگ (Water Resources Engineering) کے موضوع پر تحقیق کے عوض ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی۔ اسلامی یونیورسٹی میں تعایناتی سے قبل رومشو صاحب کشمیر یونیورسٹی کے تحقیقی ادارے میں بحیثیت ڈین اور مختلف شعبہ جات میں بحیثیت صدر اپنی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ علاوہ ازیں جاپان کی Aerospace Exploration Agency (JAXA میں بحیثیت سائنسدان اور نئی دلّی کے موقر ادارے Energy and Research Institute کے ساتھ بھی بحیثیت ایک ریسرچ فیلو کے منسلک رہ چکے ہیں۔

عزت مآب چانسلر صاحب اپنی گراں قدر خدمات کے عوض انڈین اکیڈمی برائے سائنس (FACs), انڈین سوسائٹی برائے رموٹ سنسنگ (FISRS) اور انڈین سوسائٹی برائے جیومیٹکس (FISG) جیسی قابل قدر انجمنوں کی طرف سے سندِ توثیق حاصل کرچکے ہیں۔ علمی دنیا میں آپ کے کارناموں کو سراہنے کے لئے مختلف قومی وبین الاقوامی فورموں کی طرف سے آپ کو درجن بھر سے زائد اعزازات سے بھی نوازا جاچکا ہے، جن میں ۲۰۱۹ء میں ISRS-ISRO کی طرف سے تفویض کیاجانے والا ستیش دھون ایوارڈ، ۲۰۱۳ء میں صدر جمہوریہ کی طرف سے تفویض کیاجانے والا قومی ایوارڈ برائے جیوسائنس ۲۰۱۵ء، میں ملک بھر میں جیومیٹکس کوفروغ پہنچانے کے لئے ISG کے زیراہتمام صدر جمہوریہ کی طرف سے ستائشی تمغہ، ۲۰۱۰ء میں ISG-ISRO کے زیراہتمام اعزاز برائے بہترین تحقیق، جسے اس وقت کے گجرات کے وزیراعلیٰ آنجناب نریندر مودی نے تفویض کیا، ۲۰۱۰ میں کشمیر یونیورسٹی میں اعزاز برائے بہترین کارکردگی کے لئے ریاستی گورنر کی طرف سے تفویض کردہ ایوارڈ اور ۲۰۱۰ میں حکومتِ جاپان کی طرف سے عطاکردہ کسومگورا (Kasumigaura) بین الاقوامی اعزاز قابل ذکر ہیں۔

یونیورسٹی کی ذمّہ داریاں ہاتھ میں لینے کے ساتھ ہی پروفیسر رومشو صاحب نے مدرّسین اور ریسرچ اسکالرز کو معیاری تحقیق یقینی بنانے اور پھر اسے عوامی حلقوں تک پہنچانے کے لئے تحریک اور مہمیز عطاکیا۔ پروفیسر صاحب یونیورسٹی کو قوم اور سماج کی بہبود کے حوالے سے ہر محاذ پر استعمال میں لانا چاہتے ہیں، یہی ان کا نصب العین ہے۔ اخبار کی مدیر اعلیٰ ڈاکٹر روہیلا حسن کے ساتھ ایک انٹرویو کے دوران رمشو صاحب نے اُن تمام منصوبوں کا تفصیلی خاکہ پیش کیا جن پر کہ آنے والے سالوں میں اسلامی یونیورسٹی کام کرنے کی خواہاں ہے۔ اگر محاسبہ کیا جائے تو پروفسیر صاحب جن امور کو ترجیحی بنیادوں پر اپنی توجہ کا مرکز بنائے ہوئے ہےاں اُن میں تحقیق کا جدید اسلوب، نئی ایجادات، خود کفیل ہونے کے مواقع اور عوام تک پہنچنے کے وسائل پیدا کرنا ہے۔ Cntre for Innovation and Entrepreneurship Devlopment کی وساطت سے پروفیسر رمشو صاحب جدید موقعوں میں سرمایہ کاری، تخلیقی مواد کو درکار قانونی حقوق (Intellectual PropertyRights) اور معاشی طور خود کفیل ہونے پر زور دیتے ہیں۔ پروفیسر صاحب اس ضرورت کو شدت سے محسوس کرتے ہیں کہ وادیٔ کشمیر کے نوجوان اور باصلاحیت طبقے کو ایک ایسا موافق ماحول فراہم کرنے کی ضرورت ہے جس کی مدد سے وہ اپنی صلاحیتوں اور توانائیوں کو یونیورسٹی کے اندر مختلف ایجادات کی صورت دے کر حقیقت کی دنیا میں لاسکیں۔

ترجیحات میں ایک اور اہم شعبہ سماجی رابطے کو مستحکم بنانے کا ہے۔ پروفیسر صاحب کی ماہرانہ قیادت میں یونیورسٹی سماجیات سے جڑے مختلف علوم کو فروغ دینے کے لئے مزید وسائل کو بروئے کار لائے گی جن سے کہ مذکورہ علوم کے متعلق ضروری تحقیق اور علمی مواد دستیاب کیاجاسکے۔ اس کاوش کا یہ بھی ایک اہم فائدہ ہوگا کہ سماجی سطح پر لوگوں کودرپیش مختلف مسائل جیسے کہ پانی کا تحفظ، زراعت، خوراک کی پیداوار، فوڈ پروسیسنگ، ویسٹ مینیجمنٹ، وغیرہ سے نپٹنے کے لئے تحقیق اور ٹیکنالوجی کے ذریعے مناسب لائحہ عمل ترتیب دیا جاسکے گا۔

سماجی بہبود کے لئے اُٹھائے گئے اقدام:

سماجی سطح پر عوام سے جڑنے کے لئے یونیورسٹی کے پیش نظر ایک ایسا منصوبہ بند لائحہ عمل ہے، جس کے تحت سماجی بہبود کے حوالے سے بہت سے منصوبے عمل میں لائے جائیں گے۔ یہ منصوبے اپنے دائرہ کار کے اعتبار سے کافی وسعت کے حامل ہوں گے، جن کی تکمیل تدریجی مراحل میں پوری کی جائے گی۔ پہلے مرحلے میں دو (۲) مستحق گاؤں کی نشاندہی کی جائے گی جہاں صورتحال کا صحیح جائزہ لینے کے لئے تعمیر وترقی کے مختلف پہلوؤں کو جانچا جائے گا۔ ان بعدازاں گاؤں کی ضروریات کے عین مطابق مناسب اقدامات اُٹھائے جائیں گے۔ اس کوشش کے تحت مذکورہ منصوبوں سے جڑے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ماہرین، طلباء، ریسرچ اسکالرز اور مدرسین کے لئے تربیتی پروگرامات کا بھی انعقاد کیاجائے گا۔ متعین کردہ منصوبوں کی بہتر عمل آوری کے لئے عوام کی حساسیت کو بہرکیف ملحوظ نظر رکھاجائے گا۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے سماج کے بزرگ اور نوجوان طبقوں سے تعاون بھی حاصل کیاجائے گا۔ اس پورے منصوبے کے دوران سب سے زیادہ توجہ ہنر مندی کو بڑھاوادینے اور ضروری معلومات کو عوامی حلقوں تک پہنچانے پر دی جائے گی۔

> پروفیسر صاحب کی ماہرانہ قیادت میں یونیورسٹی سماجیات سے جڑے مختلف علوم کوفروغ دینے کے لئے مزید وسائل کوبروئے کارلائے گی جن سے کہ مذکورہ علوم کے متعلق ضروری تحقیق اور علمی موادستیاب کیاجاسکے۔ اس کاوش کایہ بھی ایک اہم فائدہ ہوگا کہ سماجی سطح پرلوگوں کودرپیش مختلف مسائل جیسے کہ پانی کاتحفظ، زراعت، خوراک کی پیداوار، فوڈپروسیسنگ، ویسٹ مینیجمنٹ، وغیرہ سے نپٹنے کے لئے تحقیق اور ٹیکنالوجی کے ذریعے مناسب لائحہ عمل ترتیب دیاجاسکے گا۔

اس ضمن میں ایک اور اہم کاوش سماج کے دو اہم طبقوں، کمہار اور لوہار کی تکنیکی صلاحیتوں میں اضافہ کرانا ہے تاکہ اُن کے لئے روزگار کے ذرائع بہتر سے بہتر ہوجائیں۔ یونیورسٹی کی صحت عامہ کے حوالے سے مہم کے چلتے چنندہ طبّی ماہرین عوام میں مختلف وبائی بیماریوں اور ان کے علاج کے متعلق آگاہی بھی پیدا کریں گے۔ مزید برآں یونیورسٹی کے پیش نظر وادی کے مختلف اسکولوں اور کالجوں میں طلباء کی رہنمائی کے لئے تربیتی پروگرامات منعقد کرنے کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ کھیل کود کے میدان میں نوجوانوں کو سہولیت بہم پہنچانے کی غرض سے یونیورسٹی اپنی تمام تر سہولیات، تنصیبات اور کھیل کود کے سامان کو سماج کی خدمت میں دستیاب رکھنے کا منصوبہ بھی رکھتی ہے۔ اسلامی یونیورسٹی رنگ، نسل، زبان، مذہب اور جنس کی بنیاد پر کسی بھی تفریق سے اوپر اُٹھ کر اخوت اور مساوات کے اصول پر کاربند رہنے کا جذبہ رکھتی ہے۔

فی الوقت تحقیق کے اہم موضوعات:

تحقیق میں اپنی تابناک روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اسلامی یونیورسٹی آنے والے وقت میں علمی ماحول اور اساسی ڈھانچے کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تحقیق کے موضوعات کے لئے ماحولیات کی بہتری، آب وہوا کی تبدیلی، خوراک سے وابستہ

بقیہ صفحہ ٦

شمارہ:ـــ۱ * جلد:ـــ۱ * تاریخ:ـــ۱/ جنوری /۲۰۲۲ * صفحات:ـــ ۸

اسلامک یونیوسٹی برائے سائنس وٹیکنالوجی، اونتی پورہ سے شائیع کردہ ایک کمیونٹی اخبار

کرونا کی وبا سے نپٹنے کے لئے اسلامک یونیورسٹی کی کاوشیں

جواز احمد/ڈاکٹر شاہکار نہوی

کرونا وائرس ایک مہلک وبا ہے جس کی شروعات دسمبر ۲۰۱۹ئہ میں ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ دنیا کے بیشتر ممالک میں پھیلتی گئی۔ اس وقت بھی دنیا اس وبا سے جھوج رہی ہے اور اس کے مہلک اثرات کا صحیح تجزیہ اور تخمینہ لگانے کی کوشش میں لگی ہے۔ ا جنوری ۲۰۲۲ئہ کو عالمی ادارہَ صحت کی طرف سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق فی الوقت عالمی سطح پر کرونا کے لگ بھگ 268 ملین مریض درج کئے گئے تھے اور اموات کی تعداد قریباً ۵ ملین کے قریب تھی۔ وہیں جموں و کشمیر میں مریضوں کی تعداد 336813 اور اموات کی تعداد قریباً 1625 رہی ۔ قومی تناسب کے اعتبار سے بھی جموں و کشمیر میں اموات کی شرح نسبتاً زیادہ ہی رہی۔

کرونا کی وبا سے نبرد آزماں ہونے کے لئے اسلامی نیورسٹی برائے سائنس وٹیکنالوجی نے ہر ممکن سطح پر اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ وبا کے اثرات کو کم کرنے کے لئے یونیورسٹی نے اپنے تمام تر انسانی و تکنیکی وسائل کو بروئے کار لایا۔ ذیل میں ان امدادی کاوشوں کا ایک اجمالی خاکہ پیش کیا جارہا ہے:

مرکز برائے ڈیزائن وانویشن کی طرف سے حفاظتی سپلیش کی فراہمی:

۲۰۲۰ئہ کے اوائل میں، جب ہندوستان میں کرونا کی وبا اپنے ابتدائی دور میں تھی، اسلامی یونیورسٹی کے مرکز برائے ڈیزائن وانویشن نے مارچ کے مہینے میں ہی طبّی عملے کی سہولیت کے لئے سب سے پہلے ایک حفاظتی سپلیش تیار کیا۔ سپلیش گارڈ کا مقصد لوگوں کو مہلک جراثیم سے محفوظ کرنا ہوتا ہے۔ طبّی عملے اور خصوصاً ڈاکٹر صاحبان کی درخواست پر قریباً سوا ایسے شیلڈز کو ضلع بھر کے اسپتالوں میں تقسیم کیا گیا۔ ۲۰۲۰ئہ میں منعقدہ Open innovation challenge کی Splash Guards/PPE's کے خانے میں DIC کے فیلو محترم جواز احمد نے دوسری پوزیشن حاصل کی ۔ محترم جواز صاحب کو جموو کشمیر کے ڈاکٹر صاحبان، دانشور حضرات اور مختلف نیم سرکاری تنظیموں کی طرف سے کافی تحسین اور پذیرائی ملی، جن کے مطابق اس کاوش کے ذریعے ایسے حفاظی گارڈ تیار کرنے میں مدد ملے گی جن کی کشمیر میں اس وقت اشد قلعت پائی جاتی تھی۔ مذکورہ شیلڈز سرینگر کے سرکردہ اسپتالوں، جیسے کہ جی۔ بی۔ پنت، شیر کشمیر انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس، ضلع اسپتال پلوامہ اور اسلامی یونیورسٹی کے قرنطینہ مرکز، میں تقسیم کئے گئے۔ DIC نے ایک معلومات پر مبنی ویڈیو بھی تیار کیا جس میں ایسے حفاظی گارڈ بنانے کے لئے طریقہ کار اورلاءحہ عمل بتایا گیا تھا، تاکہ دوسرے لوگ بھی اس بارے میں ضروری معلومات حاصل کرکے خود سے ایسے گارڈ بنانے کے اہل بن جائں۔

سسٹم برائے منفی چمبر پریشر:

مرکز برائے ڈیزائن وانویشن نے ڈاکٹر نوید نزیر شاہ صاحب (صدر۔اسپتال برائے چیسٹ امراض) کی گزارش پر ایک Negative Pressure Chamber System چیسٹ اسپتال سرینگر میں نصب کیا تاکہ کوڈ وبا کے مریضوں کو قرنطینہ کے لئے ائی۔ سی۔ یو میں رکھا جائے۔ چیمبر کی تشکیل اور ڈیزائنگ کا سارا عمل DIC میں ہی پورا کیا گیا اور چیمبر کو چیسٹ اسپتال میں نصب بھی DIC کے عملے نے ہی کیا۔ اسپتال میں کام کررہے ڈاکٹر صاحبان نے چیمبر کی کارکردگی کو اطمینان بخش قرار دیا۔

منفی پریشر چیمبر پروٹوٹائپ Negative Pressure Chamber System Installed at CDH

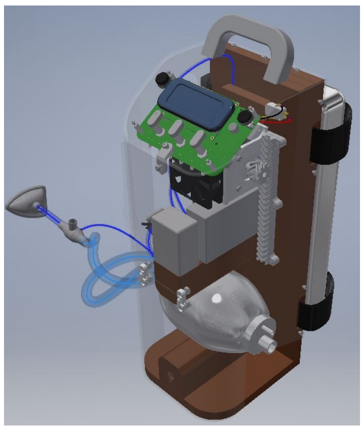

ہواداں (ventilator):

۲۰۲۰ئہ میں ہی اسلامی یونیورسٹی نے ایک کم لاگت پر مبنی اور کفایت شعار ہوادان تیار کیا جو کہ ابھی ایک نمونے (prototype) کی ہی حیثیت رکھتا ہے۔ ہوادان کو بہتر سے بہتر بنانے اور لاگت میں کمی لانے کے لئے یونیورسٹی ابھی اس منصوبے پر مسلسل کام کررہی ہے۔

آکسیجن اور ہوادان سپلٹر:

DIC میں سرگرم عملے نے ایک ا: ۲ ہوادان سپلٹر بھی تیار کیا جس کا عملی تجربہ شیر کشمیر انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (SKIMS) میں کیا گیا۔ سپلٹر بنیادی طور سے 3D پرنٹ کے ڈیزائن ہوتے ہیں جن میں اِن پُٹ تو ایک ہوتا ہے لیکن اوٹ پُٹ کئے سارے۔ اس کے ذریعے ایک ہوادان کو مختلف مریضوں کے ساتھ جوڑا جاسکتا ہے۔ ان سپلٹرز کو مختلف ممالک میں استعمال میں لایا گیا ہے جہاں طبّی عملوں کو مریضوں کی کثرت اور ہوادانوں کی قلعت کا سامنا کرنا پڑا۔

SKIMS ڈاکٹروں کی جانب سے سپلٹرز کا ٹیسٹ

اسلامی یونیورسٹی کے شعبہ صَحافت کے زیر انتظام کشمیری زبان میں ایک فلم:

آج ہم عالمگیریت کے ایسے دور میں سانس لے رہے ہیں جس میں میڈیا اور ابلاغِ عامہ ایک موثر طاقت ابھر کر سامنے آئے ہیں۔ اسلامی یونیورسٹی کا شعبہَ صحافت دورِ حاضر میں پیدا ہونے والے سماجی، اخلاقی، سیاسی اور معاشی مسائل کو جدید تحقیقی اصولوں کی بنیاد پر حل کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ یہ شعبہ لوگوں کے رنگ و نسل، جنس، عقیدہ اور علاقائی تعصّبات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے شعور اور آگاہی پیدا کرنے کے لئے مصروف عمل ہے۔ وبائی بیماریوں کے بارے میں ہدایات کی نشرواشاعت اور اس دوران لوگوں کو نفسانی بیماریوں سے بچانے کے لئے مختلف قسم کے نشریات نہایت ہی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

کوڈ۱۹ عصر حاضر میں نمودار ہونے والی سب سے مہلک بیماری ہے، اس بیماری کی وجہ سے لاکھوں انسانوں کی جانیں چلی گئیں۔ چین سے نمودار ہونے کے بعد اس بیماری نے جنگل کے آگ کی طرح ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے۔ پوری دنیا میں مختلف قسم کی ہدایات نشر کی گئی جن میں خاص کر چھ فٹ کی دوری اور بار بار ہاتھ دھونے کی صلاح دی گئی لیکن عوامی حلقوں میں اس کا اثر کم دیکھا گیا لیکن ہندوستان میں اسلامی یونیورسٹی نے الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے عوام کو بیدار کرنے کی مہم اپنے سرلی اور ایک بہترین میڈیا مسیج جو کہ ایک فلم کی صورت میں ریلیز کی گئ اور عوامی حلقوں میں بہت زیادہ سراہی گئ کیونکہ اس فلم میں مذہب اور تاریخ کا پہلو بہت نمایاں تھا۔ اس میں حالانکہ ایم کے گاندھی کا بھی ذکر ملتا ہے مگر ابن سینا جو کہ قرنطینہ (سنگرودھ) کے بانی مانے جاتے ہیں، کی مثال پیش کی گئ جس کے ذریعے عوامی حلقوں میں اس فلم کو بہت زیادہ پذیرائی حاصل ہوئی۔ اس فلم کو سوشل میڈیا پر ہزاروں لوگوں نے بہترین کاوش قرار دیا اور سب سے قابل توجہ پہلو یہ تھا کہ یہ کوڈ کی بیماری سے بچنے کے لئے ہدایات پر مبنی پہلی کشمیری فلم تھی۔ اس فلم کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ اس میں مواصلات کے آٹھ نظریات کو استعمال کرکے لوگوں کو اُجاگر کرنے کی کوشش کی گئ۔ جان ڈیوی ;۲۰۷ :کے مطابق مواصلات اکیلے ایک عظیم سماج یا یوں کہیے برادری پیدا کرسکتی ہے کیونکہ اس میں وہ وہ جادو ہے جو انسانوں کے ذہنوں کو تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اکیڈمک حلقوں میں بھی اس فلم کو کافی سراہا گےا۔

شمارہ:۔۱ * جلد:۔۱ * تاریخ:۔۱/ جنوری /۲۰۲۲ * صفحات:۔۸
اسلامک یونیوسٹی براے سائنس وٹیکنالوجی، اونتی پورہ سے شائیع کردہ ایک کمیوٹی اخبار

اُردو صحافت: مختصر پسِ منظر

سیّدعادل
شعبہ صحافت

تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مُختلف تہذیبوں کے لوگوں کا ایک دوسرے سے تعارف ہُوا تو اُن کے درمیان روزانہ تعلق اور سماجی تکمیل کی راہ ہموار کرنے کے لیے ایک نئ زبان کا وجود عمل پذیر ہُوا جو وقت کے ساتھ ساتھ اُس قوم یا علاقے کے تمدن، ثقافت اور علم و ادب کا ایک اہم ترین جُزبن کر اُبھری۔ اُردو کا شُمار بھی ایسی ہی زبانوں میں ہوتا ہے جس کا آغاز گیارھویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں ہُوا۔ تاریخ میں اس زبان کو ہندوستانی، ریختہ اور ہندوی جیسے ناموں سے بھی جانا گیا جو بعد میں اُردو کا نام لے کر ہندوستان کی تہذیب و تمدن اور ثقافت کا ایک دائمی حصہ بن گئ۔

جموں و کشمیر میں بھی اُردو زبان ایک خاص مقام کی حامل ہے۔ اگرچہ جموں و کشمیر میں پندرویں صدی سے ہی اُردو زبان کی ظہور پزیری کا سلسلہ شروع ہوا تھا، مگر اس زبان کو تقویت اُس وقت ملی جب.برطانوی ریذڑنسی کے دباؤ کے تحت ۱۸۸۹ میں ڈوگرہ حکمرانوں نے اسے سرکاری زبان کے طور پر تسلیم کرنے کو ہری جھنڈی دکھایئ۔ اس کے بعد سے جموں و کشمیر میں اس زبان کی اہمیت میں بتدریج اضافہ ہوا اور چند دہاییوں میں عوامی حلقوں میں اس کی ترویج عروج پر پہنچ گئ۔ جموں و کشمیر چونکہ مختلف زبانوں جیسے کشمیری، ڈوگری، پہاڑی، گوجری، بلتی، لداخی زبانوں کا گہوارہ ہے، اور سبھی لوگ یہ ساری زبانیں بولنے اور سمجھنے سے قاصر تھے، اس لیے اُردو اس خطے کی مخلوط زبان بن گئ۔ اس طرح سے اس خطے خصوصاً کشمیر کی تاریخ اور ثقافتی ترقی میں اس زبان نے قلیدی کردار ادا کیا۔

دنیا کے کسی بھی حصے میں صحافت صرف اس لیے اہم نہیں کہ شہریوں کو روزمرہ کے واقعات سے آگاہ کرتی ہے بلکہ اس لیے بھی اہم ہے کہ یہ لوگوں کو ایک دوسرے سے اور بیرونی دنیا سے جوڑتی ہے۔ ہر خطے میں صحافت اس کے ثقافتیورثے کا حصہ ہے اور اسی لیے علاقائی زبان کی صحافت کسی بھی خطے میں زیادہ اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ اسی لیے جموں و کشمیر میں اُردو صحافت کو قلیدی اہمیت حاصل ہے۔ جموں و کشمیر میں اردو اخبارات نے درحقیقت فعال صحافت کی بنیاد رکھی۔ وادی کے مایہ ناز صحافی یوسف جمیل کے مطابق جموں و

> تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مُختلف تہذیبوں کے لوگو ں کا ایک دوسرے سے تعارف ہُوا تو اُن کے درمیان روزانہ تعلق اور سماجی تکمیل کی راہ ہموار کرنے کے لیے ایک نیئ زبان کا وجود عمل پذیر ہُوا جو وقت کے ساتھ ساتھ اُس قوم یا علاقے کے تمدن، ثقافت اور علم و ادب کا ایک اہم ترین جُزبن کر اُبھری۔ اُردو کا شُمار بھی ایسی ہی زبانوں میں ہوتا ہے

کشمیر میں اردو صحافت کو اتنی ہی اہمیت حاصل ہے جتنی انگریزی یا کسی اور عام اور قبول پزیر زبان کو حاصل ہے یا ہو سکتی ہے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اردو صحافت کو ان سب سے زیادہ اہمیت دی جانی چاہیے کیونکہ یہ ریاست کے مختلف خطوں اور علاقوں کے لوگوں جن کی مادری زبان، ورثہ اور روایات الگ الگ ہیں کے درمیان رابطے کی زبان ہے اور صرف ایک برس پہلے تک واحد سرکاری یا ریاستی زبان تھی ۱۹۲۴ میں ملک راج صراف نے رنبیر کی اشاعت کے ساتھ جموں و کشمیر میں آزاد اور ذمہ دارانہ صحافت کا آغاز کیا۔ بعد میں بدلتے وقت کے ساتھ آفتاب، سری نگر ٹائمز، آیئینہ، خدمت، آئنہ وغیرہ جیسے اخبارات نے کشمیر میں صحافت کو مقبول بنایا۔ تقریباً ۵۰ سال تک اُردو اخبارات کشمیر کے لوگوں کے لیے معلومات کا واحد ذریعہ رہے۔ لوگ آج بھی روزنامہ آفتاب میں خواجہ ثناء اللہ بھٹ کی روزانہ تحریر خضر سوچتا ہے ولر کے کنارے کے لیے ترستے ہیں۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس وقت کشمیر ڈویژن میں ۱۷۲ اخبارات میں سے ۱۱۹ اُردو میں شایع ہوتے ہیں۔ یعنی تقریباً ۷۰ فیصد اخبارات اب بھی اردو زبان میں ہی شائع ہوتے ہیں۔ لیکن نئ ٹیکنالوجی کے آغاز کے ساتھ، اردو صحافت بالخصوص اخبارات قارئین سے محروم ہو رہے ہیں کیونکہ وہ ان تبدیلیوں کو اپنانے سے قاصر ہیں۔ سوشل میڈیا پر بہت کم موجودگی، معیاری ویب سائٹ اور مواد کی کمی، پیشہ ورانہ عملے کی عدم موجودگی اور اردو زبان میں نوجوان نسل کی مجموعی دلچسپی میں کمی وادی میں اردو صحافت کو پسماندگی کی طرف دھکیل رہی ہے۔ اردو اشاعتوں کے مالکان اور ایڈیٹرز کو اس تبدیلی کے لیے کمربستہ ہونے کی ضرورت ہے تاکہ اردو صحافت بھی لوگوں کی توقعات پر پورا اترے اور آنے والے وقت میں اپنا سر بلند رکھے۔ اردو زبان کے فروغ اور ہماری نوجوان نسل کے ذہنوں میں دلچسپی پیدا کرنے میں تعلیمی اداروں کا بھی کردار ہے۔ کشمیر یونیورسٹی اور اسلامک یونیوسٹی براے سائنس و ٹیکنالوجی جیسے اداروں کو بھی اُردو صحافت کی سربلندی کے لیئے سامنے آنے کی ظرورت ہے۔ بقولِ یوسف جمیل گو کہ اردو پڑھنے والوں کی تعداد مختلف وجوہات کی بناء پر مسلسل گھٹ رہی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اردو صحافت کئ دہائیوں بلکہ صدیوں تک پنپتی اور پھلتی پھولتی رہے گی جس کے لئے اگر ضرورت ہے تو صرف پُرخلوص جہدِ مسلسل کی جو اس سے وابستہ افراد اور محبانِ اردو کے لئے ایک اہم چلینج ہے۔

لاڈلی بیٹی اسکیم: لڑکیوں کی فلاح کے لئے ایک عمدہ سکیم

عمراقبال
شعبہ صحافت

بچیوں کے تئیں ایک مضبوط مثبت رویہ پیدا کرنے اور بچوں کی جنس کے گھٹتے ہوئے تناسب کے خطرناک رجحان کو روکنے کے لیے، جموں و کشمیر حکومت نے سابقہ ریاست میں یکم اپریل 2015 کو لاڈلی بیٹی' اسکیم کے نفاذ کی منظوری دی۔ اس اسکیم کی سرپرستی جموں و کشمیر حکومت کر رہی ہے۔ ایک سماجی امدادی اسکیم کا مقصد نوزائیدہ بچیوں کے لیے ہے جس کا مقصد جموں و کشمیر میں بچوں کی جنس کے گھٹتے ہوئے تناسب کے خطرناک رجحان کو پلٹنا ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق، اننت ناگ میں 841 کا جنسی تناسب انتہائی کم ہے۔ اسکیم ایک لائف سائیکل اپروچ پر غور کرتی ہے جو لڑکی کے پیدائش سے لے کر بالغ ہونے تک کے حقوق کے خدشات کو دور کرتی ہے اور مالی تحفظ فراہم کرتی ہے جو لڑکی کے لیے ایک مضبوط مثبت مزاج پیدا کرنے کے قابل بناتی ہے۔

اس اسکیم کے تحت جو ابتدائی طور پر آٹھ اضلاع میں نافذ کی گئ تھی —سری نگر، جموں، بڈگام، سانبہ، پلوامہ، کشتواڑ، اننت ناگ اور کٹھوعہ، جن میں بچوں کا جنسی تناسب سب سے زیادہ ہے۔ ریاستی حکومت ہر لڑکی کی پیدائش کے لیے ماہانہ 1000 روپے کا حصہ دیتی ہے۔ اپریل ۲۰۱۵ سے اگلے ۱۴ سالوں کے لیے۔ لڑکی کو ۲۱ سال کی عمر تک پہنچنے پر 6.5 لاکھ روپے ملیں گے۔ 75,000 روپے سالانہ

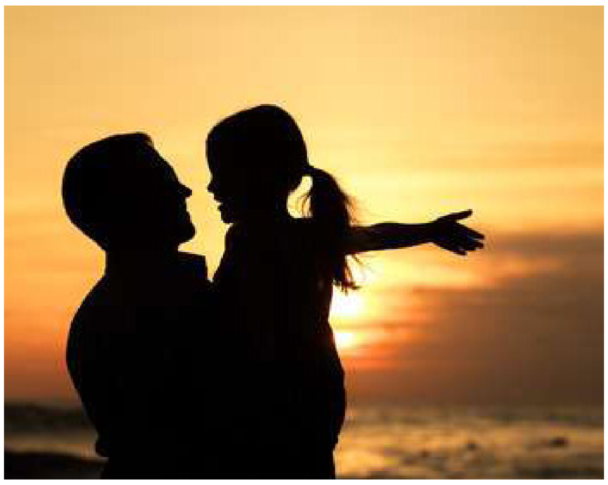

سے کم سالانہ آمدنی والے والدین اپنی بچیوں کے لیے اسکیم کے فوائد حاصل کرنے کے اہل ہیں۔ اس اسکیم کو اپریل 2015 سے نافذ کیا گیا ہے۔ اس اسکیم کا بنیادی مقصد بچیوں کو مالی امداد اور سماجی تحفظ فراہم کرنا ہے۔ یہ بچیوں کے تئیں ایک مضبوط مثبت رویہ پیدا کرے گا اور بچوں کے جنسی تناسب میں کمی کے خطرناک رجحان کو پلٹ دے گا۔ یہ خاندان اور عوام میں لڑکی کے مقام/وقار کو بھی بدل دے گا۔ اس سے بچیوں کی مناسب دیکھ بھال کے لیے لوگوں کی ذہنیت کو تبدیل کرنے میں بھی مدد ملے گی اور ساتھ ہی ہندوستانی آئین میں بیان کردہ لڑکیوں کو ان کے پیدائشی حقوق فراہم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

بچیوں کو ایک سازگار اور حفاظتی ماحول فراہم کرنے کے لیے.بڑے پیمانے پر خاندان اور معاشرے پر انحصار ہوتا ہے۔ معاشرے میں خواتین کی حیثیت کو تبدیل کرنے کا تاریخی فیصلہ بچیوں کے مستقبل کو محفوظ بنانے کا مطلوبہ مقصد حاصل کرے گا۔ منریگا اور آئی اے وائی جیسی اسکیموں نے دور دراز کے علاقوں میں پائیدار اثاثے بنانے میں مدد کی ہے اور تبدیلی زمین پر نظر آرہی ہے۔ لاڈلی بیٹی اسکیم جہیز نہیں ہے بلکہ لڑکیوں کے لیے ہمارے معاشرے کا اہم حصہ بننے کے لیے حکومت کی جانب سے مالی امداد ہے۔ اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہر ضلع کے ڈسٹرکٹ پروگرام آفیسرز کے علاوہ مختلف مرکزی اور ریاستی فلاحی اسکیموں کے بارے میں عوام کو آگاہ کرنے کے لیے وسیع بیداری کیمپوں کا انعقاد کریں۔ اس طرح کی اسکیمیں ہمارے بچوں کے مستقبل کو محفوظ اور محفوظ بنانے میں معاون ثابت ہوں گی۔

> اس اسکیم کے تحت جو ابتدائی طور پر آٹھ اضلاع میں نافذ کی گئ تھی —سری نگر، جموں، بڈگام، سانبہ، پلوامہ، کشتواڑ، اننت ناگ اور کٹھوعہ، جن میں بچوں کا جنسی تناسب سب سے زیادہ ہے- ریاستی حکومت ہر لڑکی کی پیدائش کے لیے ماہانہ ۱۰۰۰ روپے کا حصہ دیتی ہے۔ اپریل ۲۰۱۵ سے اگلے ۱۴ سالوں کے لیے۔

ادارے

مقامی زبان میں یونیورسٹی کا اخبار۔

مشاہدے میں آیاہے کہ سماج کے علمی حلقے،حکومت اور عوام کے درمیان خیالات اور تجربات کاتبادلہَ خیال روانی کے ساتھ نہیں ہوپاتا جس کی وجہ سے ان کے مابین ایک طرح کی خلیج پائی جاتی ہے ۔ یہ تینوں عناصر سماج کے اجزائے ترکیبی میں اہم شراکت دار کی حیثیت رکھتے ہیں لہٰذا ان کے مابین افہام وتفہیم کاتعلق قائم کرنانہایت ضروری ہے ۔

مذکورہ اخبار کی اشاعت اسی اہم خلیج کوپُرکرنے کی ایک سعئی پیہم ہے ۔ فی الوقت انسانیت کو مقامی اور عالمی سطح پر کثیر التعداد مسائل کاسامناہے جن میں آب وہواکی تبدیلی،ناگہانی ومصنوعی آفات، ماحولیاتی بحران،بے روزگاری، تنازعات، بڑھتا ہواسماجی تفاوت اور وبائی بیماریاں جیسے کہ کروناوائرس شامل ہیں ۔ یونیورسٹی چونکہ ان مسائل کے دیرینہ حل کے لئے تحقیق کاعمل برق رفتاری سے جاری رکھے ہوئے ہیں ،مستند اورمناسب نتاءج فکر حاصل کرنے کے بعد اُن کوعوامی حلقوں تک پہنچانا یونیورسٹی کے اخبار کی اہم ذمّہ داری ہوگی ۔

مذکورہ اخبار جن موضوعات کے متعلق وادی کی عوام کو روشناس کرانے کی سعی کرے گا،اُن میں کلیدی طور پر صحت عامہ سے جڑے مسائل، تعلیم،ماحولیات، ثقافت، ناگہانی آفات،سائنس، حیاتیاتی تنوع اورزراعت شامل ہیں ۔ تحقیق کے بعد حاصل شدہ نتاءج فکرکو مقامی زبان میں منتقل کرکے یونیورسٹی کا اخبار اسے عام لوگوں تک پہنچانے کے لئے سرگرم رہے گا،تاکہ عام لوگ بھی ان تحقیقات سے مستفید ہوسکیں ۔ مذکورہ اخبار مستقل بنیادوں پر شاءع کیاجائے گا اور سائنسی ایجادات اور نئی نئی دریافتوں پرمبنی معلومات عام لوگوں تک پہنچاکر اُن کے روزمرہ کے مسائل حل کرنے میں معاون ثابت ہوگا ۔

چناچہ اسلامک یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی نے اپنی تمام تر کوششوں میں سماجی بہبود کو ترجیح دی ہے،یہ اخبار اس سمت میں ایک اہم قدم ہے جس سے معاشرے کے مختلف شعبے رابطہ میں رہیں گے ۔

اسلامی یونیورسٹی برائے سائنس وٹیکنالوجی کا قیام ۲۰۰۵ء میں ایک حسین اور دلفریب مقام پر ہوا جس کے ایک طرف وستوروَن کے فلک شگاف کوہ اور دوسری طرف جہلم اور پیر پنچال کا دلکش منظر دیکھنے والوں کو موہ لیتا ہے۔ یونیورسٹی ہر سطح پر سرگرم عمل ہے کہ کیمپس میں ایک ایسا علمی ماحول پیدا کیا جائے جہاں طلباء کثیر الجہت موضوعات کو اپنی دلچسپی کا حدف بنا سکے ۔ اسلامی یونیورسٹی NAAC کی طرف سے منظوری حاصل کرچکی ہے اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (UGC) کی دفعہ (f)12 اور دفعہ (b)12 کے تحت اندراج شدہ ادارہ بھی ہے۔ یونیورسٹی کی طرف سے تکنیکی، نرسنگ اور آرکٹکچر کے کورسز کو بالترتیب کل ہند کونسل برائے تکنیکی ایجوکیشن (AICTE)، ہندوستانی نرسنگ کونسل (INC) اور کونسل برائے آرکٹکچر (COA) کی طرف سے سندِ توثیق حاصل ہیں۔ اسلامی یونیورسٹی ایسوسیشن برائے ہندوستانی یونیورسٹیز (AIU) کی ایک باضابطہ رکن بھی ہے۔ قومی سطح پر اسلامک یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کو Atal Ranking of Institutions on Innovation Achievement (ARIIA 2021, میں سرکاری اور میں سرکاری اور سرکاری امداد شدہ یونیورسٹیوں (اور Deemed to-be) یونیورسٹیوں کے بیچ 21 واں درجہ حاصل ہُوا ہے۔

چونکہ مذکورہ شمارہ اخبار کا پہلا شمارہ ہے،اس لئے موزوں معلوم ہوتا ہے کہ اگست ۲۰۲۱ء سے یونیورسٹی کی طرف سے انعقاد کئے گئے مختلف پروگرامات کا ایک اجمالی خاکہ آپ کے سامنے رکھا جاسکے ۔ تفصیلی معلومات کے لئے یونیورسٹی کی ویب سائٹ www.iust.ac.in کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔

پکھر پورہ گاؤں میں صحت عامہ کے حوالے سے ایک آگاہی مہم کا انعقاد:

وزارت برائے تعلیم ہند اور قومی ایجوکیشنل پالیسی ۲۰۲۰ء کے تحت المدار کالج برائے نرسنگ اور طبّی ٹیکنالوجی چرارِ شریف، جوکہ اسلامی یونیورسٹی کے ساتھ ہی معلق ہے، کی طرف سے پکھرپورہ گاؤں میں ۱۲ اگست ۲۰۲۱ء کو صحت عامہ کے حوالے سے آگاہی پروگرام کا انعقاد کیا گیا ۔ پروگرام کا بنیادی مقصد 'بنیادی صحت اور حفظانِ صحت' کے تحت عوام الناس کو بنیادی مسائل جیسے کہ تحفظ صحت، کوڈا کرکٹ کا صحیح استعمال، بیت الخلاء کی اہمیت اور ہاتھ صاف کرنے کی عادت ڈالنے کے بارے میں واقفیت پیدا کرنا تھا۔ مذکورہ کالج کے اساتذہ کرام اور طلباء گاؤں کے لگ بھگ سبھی گھروں تک پہنچے اور وہاں لوگوں کو ان بنیادی معلومات سے روشناس کرایا ۔ پکھرپورہ کے میڈیکل آفیسر، گاؤں کے سرپنچ اور لمبردار بھی پروگرام میں شریک ہوئے۔

ڈائریکٹر پلاننگ ہائر ایجوکیشن کا اسلامک یونیورسٹی کا دورہ:

۱۲ اگست کو ڈائریکٹر پلاننگ ، ہائر ایجوکیشن ، غلام محمد گنائی صاحب نے اسلامی یونیورسٹی کا دورہ کیا۔ انہوں نے یونیورسٹی کے زیر انتظام چل رہے مختلف ترقیاتی پروگرامات کا جائزہ لیا۔ ڈائریکٹر صاحب نے جہاں یونیورسٹی کی کارکردگیوں کو کافی سراہا وہیں اس بات کی امید بھی ظاہر کی کہ یونیورسٹی آنے والے وقت میں اپنی کارکردگی کو بدستور جاری رکھے گی اور یونیورسٹی کی بہبود اور ترقی کو مزید تقویت بخشے گی۔

نرسنگ کالجز کی طرف سے 'عالمی ہفتہ برائے برسٹ فیڈنگ' بڑے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا:

عالمی ہفتہ برائے برسٹ فیڈنگ کو مناتے ہوئے اسلامی یونیورسٹی کے نرسنگ کالجز نے ۲ سے ۷ اگست تک بچوں کے لئے ماں کے دودھ کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لئے مختلف پروگرامات منعقد کئے جس میں سب سے زیادہ توجہ اس سال کے مرکزی عنوان 'برسٹ فیڈنگ کی روایت کا تحفظ : ایک مشترکہ ذمہ داری' پر مرکوز کی گئی ۔ اسلامی یونیورسٹی کے المدار کالج برائے نرسنگ اور میڈیکل ٹیکنالوجی اور سید منطقی میموریل کالج برائے نرسنگ اور میڈیکل ٹیکنالوجی نے ایم۔ سی۔ ایچ اننت ناگ اور صورہ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس طبّی کالج کے ساتھ اشتراک کرکے جن پروگرامات کا انعقاد کیا اُن میں بی۔ ایس سی نرسنگ کے طلباء کو برسٹ فیڈنگ کی اہمیت اور اس سے جڑے مختلف اوامر ونواہی کے متعلق آگاہی فراہم کی گئیں۔

پلیس منٹ ڈرائیو (Placement Drive) کا اہتمام:

۷ اگست سے اسلامی یونیورسٹی کی طرف سے دوروزہ پلیس منٹ ڈرائیو کا انعقاد کیا گیا جس میں بی۔ ڈی۔ ای۔ کی اسامیاں پُر کرنے کے لئے اندراج کا عمل شروع کیا گیا۔ انجینئرنگ ، مینجمنٹ اور سائنس کے شعبوں سے تعلق رکھنے والے قریب ۳۵۰ طلباء جن میں موجود اور سابقہ دونوں قسم کے طلباء شامل ہیں، نے اس ڈرائیو میں شرکت کی۔ اس سے قبل بھی گزشتہ ماہ امریکہ کی ایک سافٹ وئر کمپنی iQuasar Softwares کی طرف سے ایک پلیس منٹ ڈرائیو کا انعقاد کیا گیا جس میں قریباً ۳۰۰ سے زائد طلباء نے شمولیت اختیار کی۔

اسلامک

'مواصلاتی تحقیق: آلات، طریقہ کار اور منہج' کے عنوان پر نیشنل ورکشاپ:

ایک ہفتے پر محیط 'مواصلاتی تحقیق: آلات، طریقہ کار اور منہج (Communication Research)' کے عنوان سے ایک نیشنل ورکشاپ کا انعقاد اسلامی یونیورسٹی کے شعبہَ صحافت کی طرف سے ۳۱ اگست تا ۵ ستمبر کو ہوا۔ جن علمی شخصیات نے اس موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ان میں پروفیسر شافع قدوائی (علی گڑھ مسلم یونیورسٹی)، پروفیسر سنجیو بھناوت (راجستھان یونیورسٹی) ، پروفیسر شاہد رسول (سینٹرل یونیورسٹی کشمیر)، پروفیسر اربند سنہا (MICA، احمد آباد)، پروفیسر پرتاس پردھان (علی گڑھ مسلم یونیورسٹی)، ڈاکٹر اوما شنکر پانڈے (سرندر ناتھ کالج برائے خواتین ، کلکتہ)، پروفیسر عقیل احمد (علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) اور ڈاکٹر کرشنا سنکر کسوما (جامعہ ملیہ اسلامیہ) شامل ہیں۔ ورکشاپ میں ملک بھر کے موقر اداروں سے وابستہ قریب ستّر افراد نے شمولیت اختیار کی۔

ماورائے یونیورسٹی تحقیقی مواقعوں کے حوالے سے ایک اہم ویبنار کا انعقاد:

اسلامی یونیورسٹی برائے سائنس وٹیکنالوجی اور کشمیر یونیورسٹی کی طرف سے ۶ ستمبر کو مشترکہ طور ایک ویبنار کا انعقاد کیا گیا۔ مذکورہ ویبنار کے انعقاد میں Defence Research and Development Organisation () اور Directorate of Extramural Research & Support کا بھی تعاون شامل حال رہا۔ اس ویبنار کا مقصد دونوں علمی اداروں کے اساتذہ صاحبان کے اندر DRDO کی طرف سے جاری مختلف اسکیمس کے حوالے سے جانکاری پیدا کرنا تھا۔ مذکورہ ویبنار میں کشمیر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر طلعت احمد اور اسلامی یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر شکیل احمد رومشو صاحب نے بھی شمولیت کی۔ دونوں وائس چانسلر صاحبان نے اس بات پر نہایت زور دیا کہ کشمیر یونیورسٹی اور اسلامی یونیورسٹی کے علاوہ جموں وکشمیر میں قائم دیگر جامعات کو بھی ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک کے اصول پر تعاون کرنا چاہیے تاکہ سائنسی وسماجی علوم کے ضمن میں معیاری تحقیق کو یقینی بنایا جائے۔

ہائر ایجوکیشن جموں وکشمیر کے وفد کی اسلامک یونیورسٹی میں آمد:

۸ ستمبر کو ہائر ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے سکریٹری سشما چوہان اور ڈائریکٹر پلاننگ غلام محمد گنائی صاحب کے علاوہ مختلف ذمہ داران نے اسلامی یونیورسٹی کا دورہ کیا جہاں اُنہوں نے یونیورسٹی کے وائس چانسلر صاحب کے ساتھ ضروری امور پر تبادلہَ خیال کرنے کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی کی طرف سے چل رہے مختلف تعمیری و تحقیقی منصوبوں کا جائزہ بھی لیا۔ ہائر ایجوکیشن کے ذمہ داران نے مختلف شعبہ جات کا معائینہ کیا اور

INNOVATION CELL (Government of India)
Ministry of Education (Government of India)
ATAL RANKING OF INSTITUTIONS ON INNOVATION ACHIEVEMENTS

Certificate of Recognition

This is to certify that

ISLAMIC UNIVERSITY OF SCIENCE & TECHNOLOGY, PULWAMA

is recognised in the band "PERFORMER" under the category "University & Deemed to be University (Govt. & Govt. Aided) (Technical)" in Atal Ranking of Institutions on Innovation Achievement(ARIIA) 2021, a flagship program of the Ministry of Education, Government of India.
29th December 2021.

Dr. Anil D Sahasrabudhe, Chairman, AICTE
Shri K Sanjay Murthy, Secretary (HE), MoE
Dr. Abhay Jere, Chief Innovation Officer, MoE's Innovation Cell

ک یونیورسٹی کی سرکردہ سرگرمیاں

یونیورسٹی کی طرف سے قائم کردہ سہولیات اور تنصیبات کو کافی سراہا۔

نشلی ادویات کے استعمال کو روکنے کے لئے ایک ویبنار کا انعقاد:

۱۲ستمبر کو Red Ribbon Club کے تحت سید منطقی میموریل کالج برائے نرسنگ اور میڈیکل ٹیکنالوجی میں نشلی ادویات کے عدم استعمال کے حوالے سے ایک ویبنار کا انعقاد کیا گیا۔ وادیٔ کشمیر کے مختلف کالجز سے جڑے مدرسین کے علاوہ قریب ۳۰۰ سے زائد طلباء نے اس ویب نار میں حصہ لیا۔ نوخیز اذہان پر نشلی ادویات کے اثرات اور نشے کے عادی افراد کی واپس بحالی کے حوالے سے ان کے اہل وعیال کی ذمہ داریوں پر بھی تفصیلی روشنی ڈالی گئی۔

ایسوسیشن برائے فُڈ سائنسدان اور ٹیکنالوجی کے لئے صدر جمہوریہ کی طرف سے نامزد آفیشل کی اسلامک یونیورسٹی آمد:

پروفیسر آلوک کمار سری واستو (صدر جمہوریہ نامزد ایسوسیشن برائے فُڈ سائنسدان اور ٹیکنالوجی) اور مرکزی انسٹی ٹیوٹ برائے غذائی تحقیق، مائسور کے کوالٹی کنٹرول لیب کے ڈائریکٹر صاحب نے ۱۲ ستمبر کو اسلامی یونیورسٹی کے شعبہ فُڈ ٹیکنالوجی کا دورہ کیا۔ شعبہ کے مدرسین حضرات سے تبادلہ َخیالات کرتے ہوئے پروفیسر سری واستو صاحب نے CFTRI Mysore اور اسلامی یونیورسٹی کے شعبہ فُڈ ٹیکنالوجی کے درمیان ٹرینگ اور پلیس منٹ کے حوالے سے اشتراک کے موقعوں پر بات کی۔ پروفیسر صاحب نے اس موقعے پر اسلامی یونیورسٹی کی فُڈ ٹیکنالوجی کے ضمن میں خدمات کو بھی کافی سراہا۔

وائس چانسلر ایمپلوائے کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد:

کرونا کی وبا سے متاثر ہونے کے بعد کیمپس میں کھیل کود کی فضا کو از سر نو بحال کرنے کے لئے اسلامی یونیورسٹی کی ڈائریکٹوریٹ آف فیزکل ایجوکیشن کی طرف سے ۶۷ ستمبر کو دوسرے وائس چانسلر کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا۔ مختلف تعلیمی اور انتظامی شعبوں پر مشتمل آٹھ ٹیموں نے مذکورہ ٹورنامنٹ میں شمولیت اختیار کی۔

عالمی یومِ دل (World Heart Day) کی مناسبت سے ایک آگاہی پر مبنی پروگرام:

۲۹ ستمبر کی شام کو عالمی یومِ دل کی مناسبت سے سید منطقی مموریل کالج برائے نرسنگ اور میدیکل ٹیکنالوجی نے گورنمنٹ میڈیکل کالج اننت ناگ اور شیر کشمیر میڈیکل کالج بمنہ میں عوامی آگاہی کے پروگرامات منعقد کئے۔ ۲۹ ستمبر کو یہ دن عالمی سطح پر اس لئے منایا جاتا ہے تاکہ اُن تدبیری نکات کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کرائی جائے جن کو عملانے سے کارڈیو وسکولر بیماریوں (CVD) سے بچا جاسکتا ہے۔

لیفٹننٹ گورنر کے مشیر خاص کا اسلامک یونیورسٹی میں بین الاقوامی ورکشاپ کا افتتاح:

سید منطقی مموریل کالج برائے نرسنگ اور میڈیکل ٹیکنالوجی کی طرف سے ۶/ اکتوبر کو ایک سہہ روزہ بین الاقوامی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا جس کا عنوان Bridging Excellence in Cardiac Nursing Practice” تھا۔ اس تقریب میں جموں وکشمیر کے لیفٹننٹ گورنر کے مشیر خاص شری راجیو رائے بھٹناگر بحیثیت مہمان خصوصی مدعو تھے۔ ورکشاپ کے ابتدائی پروگرام اور سالانہ تقریب کے موقع پر شری بھٹناگر صاحب نے ایسے طبقے کی سراہنا کی جو کسی بھی سماج میں ناگفتہ بہہ صورت حال میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں، خصوصاً نرسنگ کے شعبے سے جڑا عملہ جنہوں نے کرونا جیسی وبا میں غیر معمولی اور مثالی کردار کا ثبوت دیا۔ ورکشاپ کا دورانیہ اسلامی یونیورسٹی کی نرسنگ کالجز کے تیسرے سالانہ تقریب پر منتج ہوا جس کے دوران ایک یادگار (Souvenir) بھی جاری کیا گیا۔

محکمہ اسکل ڈیلوپمنٹ (Skill Development) کے وفد کی اسلامک یونیورسٹی آمد:

محکمہ اسکل ڈیلوپمنٹ کے پرنسپل سکریٹری محترم ڈاکٹر اصغ حسن سامون کی قیادت میں ایک وفد نے محکمہ کے ڈائریکٹر شری سدھرشن کمار کے ہمراہ ۷ اکتوبر کو اسلامی یونیورسٹی کا دورہ کیا۔ ڈاکٹر سامون نے یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات اور مراکز کا دورہ بھی کیا اور اساتذہ صاحبان اور طلباء سے تبادلہ َخیال کیا۔ سکریٹری صاحب نے یونیورسٹی میں قائم کئے گئے مختلف تنصیبات اور مہیا سہولیات کی تعریف کی اور یونیورسٹی کے کام کو سراہا۔

عالمی دن برائے ذہنی صحت (Mental Health) کی شام آگاہی پروگرام کا انعقاد:

سید منطقی مموریل کالج برائے نرسنگ اور میڈیکل ٹیکنالوجی نے ۱۱/ اکتوبر کو "Mental Health in an unequal world" کے عنوان کے تحت پی۔ایچ۔سی پٹن اور سب ڈسٹرکٹ اسپتال بجبہاڑہ میں ذہنی صحت کے حوالے سے ایک آگاہی پر مبنی پروگرام کا انعقاد کیا۔

Frontiers in Physics کی ستائیسویں بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد:

۲۶ اکتوبر کو بین الاقوامی اکیڈمی برائے فیزکل سائنسز کی ستائسویں بین (CONIAPS XXVII) الاقوامی کانفرن ‘Frontiers in Physics’ کے عنوان سے اسلامی یونیورسٹی کے شعبہ طبیعیات (physics) اور کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ طبیعیات کے مشترکہ تعاون سے اسلامی یونیورسٹی میں منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس کے انعقاد میں بین الاقوامی اکیڈمی برائے فیزکل سائنسز (IAPS) پریاگراج نے بھی کلیدی رول ادا کیا۔ (CONIAPS XXVII) کا انعقاد آن لائن موڈ میں بیک وقت ہندوستان کی پچیس موقر یونیورسٹیز اور اداروں میں کیا گیا۔

ہفتہ برائے ویجلنس آگاہی:

بدعنوانی کے خلاف چل رہی مہم سے تحریک حاصل کرتے ہوئے اسلامی یونیورسٹی اور اینٹی کرپشن بیورو (ABC) نے مشترکہ طور پر یکم نومبر کو ایک ورکشاپ Maintaining Integrity and Prevention of Corruption کا انعقاد اسلامی یونیورسٹی کے مرکزی کیمپس اور المدار کالج برائے نرسنگ اور میڈیکل ٹیکنالوجی چرارِ شریف میں کیا۔ اس ورکشاپ میں یورنیورسٹی رجسٹرار پروفیسر نسیر اقبال صاحب کی طرف سے یونیورسٹی کے ملازمین اور طلباء سے ایک حلف بھی لیا گیا جس کے تحت اُن کو اس بات کا مکلّف بنایا گیا کہ وہ بدعنوانی کے زہر سے خود کو بھی اور لوگوں کو بھی محفوظ کرنے کی سعی کریں گے۔

ہفتہ ائیکانک کی تقریب کا انعقاد:

جموں وکشمیر میں پورے جوش وخروش سے منائے جانے والے iconic Week کی تائید میں اسلامی یونیورسٹی نے بھی ۲۴-۱ اکتوبر کو اپنے مرکزی کیمپس اور المدار کالج برائے نرسنگ اور میڈیکل ٹیکنالوجی، چرار شریف میں مختلف ادبی وثقافتی پروگرامات کا انعقاد کیا۔ ایک ہفتے پر محیط اس تقریب کا مقصد صوفی بزرگوں کی خدمات کا اعتراف اور عوام الناس میں روحانیت، محبت اور امن کے ذریعے عالمی بھائی چارگی کو پروان چڑھاتا تھا۔ مختلف مقابلہ جاتی پروگرامات کا انعقاد کرنے کے علاوہ صوفی شعرا جیسے کہ لل دید، نند ریشی، شمس فقیر، احد زرگر، امیر خسرو، شیراز اور مولانا رومی کی ادبی کاوشوں کو بھی اُجاگر کیا گیا۔

اسلامک یونیورسٹی میں رومی لائبریری کا قیام:

قریب پندرہ کروڑ اور دس لاکھ روپے کے بجٹ پر مشتمل اسلامی یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری کا افتتاح ”رومی لائبریری“ کے نام سے ۲۵ اکتوبر کو وزیر داخلہ اور وزیر برائے امورِ کارپریشن کی جانب سے آن لائن موڈ میں کیا گیا۔ اس موقعے پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر شکیل احمد رومشو صاحب، ڈاکٹر جتیندر سنگھ (مرکزی وزیر) اور جموں وکشمیر کے لیفٹننٹ گورنر شری منوج سنہا بھی موجود تھے۔ لائبریری کی عمارت کو دورِ جدید کے تمام تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تعمیر کیا گیا۔ آٹھ کونوں والی یہ عمارت (Octagonal) بنیاد کے اعتبار سے 1574m² کی وسعت رکھتی ہے اور یونیورسٹی کے لئے نمائندہ عمارت کی حیثیت رکھے گی۔ یہ عمارت G+3 فریم کی ہوگی جس کی زمینی منزل میں ایک نیم کانفرنس ونیم میٹنگ ہال کے علاوہ کفٹیریا اور دیگر ضروریات کے لئے جگہ رہے گی۔

سولہویں یوم تاسیس کی تقریب:

۱۰ نومبر کو یونیورسٹی نے اپنے سولہویں یوم تاسیس کی تقریب منعقد کی۔ اس موقعے پر کیمپس میں تین دن کے لئے مختلف تہواروں کا انعقاد کیا گیا۔ ڈین آف اسٹوڈنٹس کی طرف سے منعقد کئے گئے پروگرام میں یونیورسٹی کے سابقہ وائس چانسلر حضرات اور یونیورسٹی کے سابقہ رجسٹرار صاحبان نے بھی شمولیت اختیار کی۔ پروفسیر رومشو صاحب نے سابقہ ذمہ داروں کی خدمات کو سراہتے ہوئے ۲۰۰۵ء میں یونیورسٹی کے معرضِ وجود میں آنے سے لے کرایں دم اُن کی کارکردگی کو تحسین کے الفاظ میں یاد کیا۔ نا صرف وائس چانسلرز اور رجسٹرار صاحبان بلکہ یونیورسٹی کے دیگر ملازمین اور طالب علم جنہوں نے اسلامی یونیورسٹی کو سماج میں ایک منفرد مقام حاصل کرنے میں اپنا تعاون پیش کیا پروفیسر رومشو صاحب نے سبھی کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اُن کو خراج تحسین پیش کیا۔

"ٹیلر اینڈ فرانسز کے ساتھ اپنی کتاب کیسے شاءع کروائیں" کے عنوان پر ورکشاپ کا انعقاد:

اسلامی یونیورسٹی کی رومی لائبریری نے ٹیلر اینڈ فرانسز گروپ کے اشتراک سے ۲۱ نومبر کو ‘ٹیلر اینڈ فرانسز کے ساتھ اپنی کتاب کیسے شاءع کروائیں” کے عنوان سے ایک ورکشاپ منعقد کرایا۔

اسلامک یونیورسٹی کے شعبہ صحافت کی طرف سے عالمی دن برائے ٹیلی ویژن کا انعقاد:

اسلامی یونیورسٹی کے شعبہ صحافت (DJMC) نے ۱۲ نومبر کو عالمی دن برائے ٹیلی ویژن کا اہتمام کیا۔ اس موقعے پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر رومشو صاحب مہمان خصوصی کی حیثیت سے مدعو تھے اور پروفیسر اربند سنہا (مشیر مرکز برائے ڈیلوپمنٹ اور کمیونکیشن، مدرا انسٹی ٹیوٹ آف کمیونکیشنز، احمد آباد) اس موضوع کے ماہر کی حیثیت سے تقریر کے لئے شامل تھے۔

اسلامک یونیورسٹی کا کالج پرنسپلوں کے لئے صلاحیت سازی ورکشاپ کا انعقاد

مرکز برائے جدت طرازی اور فروغِ کاروبار (Centre for innovation and Entrepreneurship Development) اسلامک یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی نے پیر کے روز انوویشن اینڈ انٹرپرینیورشپ کے عنوان کے تحت ایک روزہ صلاحیت سازی ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ اس پروگرام میں وادی کے مختلف ڈگری کالجوں کے پرنسپل صاحبان اور اساتذہ نے شرکت کی۔

اس مضمون کے لئے یونیورسٹی کے پی آر اینڈ میڈیا سنٹر، ڈین سٹوڈنٹس، انچارچ لائبریری اور نرسنگ کالج سے معلومات حاصل کی گئی۔ تصاویر:۔ ظہور احمد

شمارہ:۔۱ * جلد:۔۱ * تاریخ:۔۱/ جنوری /۲۰۲۲ * صفحات:۔ ۸
اسلامک یونیوسٹی براے سائنس وٹیکنالوجی، اونتی پورہ سے شائیع کردہ ایک کمیونٹی اخبار

COVID-19 ویکسینیشن کی افادیت

ڈاکٹر زاہدہ رسول

COVID-19 کے وبا کی وجہ سے پوری دُنیا میں انسانی جانوں کی بہت تلافی ہوئی ہے ۔ اس وبا نے سماجی، معاشی اور صحتِ عامہ کے نظام پر تباہ کُن اثرات مرتّب کرکے زندگی کے تقریباً ہر پہلو کو مُتاثر کیا ہےCOVID-۱۹ قابو میں رکھنے کا ایک خصوصی طریقہ ویکسینیشن (vaccination) ہے ۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا لازمی ہے:

۱ ۔ چہرے پر ماسک (mask) لگانا ۔
۲ ۔ آپس میں ۶ فُٹ کی دوری بنائے رکھنا ۔
۳ ۔ بار بار ہاتھ دھونا ۔
۴ ۔ بیمار لوگوں کی عیادت کے وقت مُناسب احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ۔
۵ ۔ اپنے گھروں کے اندر اچھی ہواداری (ventilation) رکھنا ۔

دُنیا بھر کے مُحقق اور سایٔنسدانCOVID-19 کے خلاف مُمکنہ ویکسین (vaccine) تیار کر رہے ہیں ۔ ویکسین انسان کے مدافعتی نظام کو مُتعدی بیماریوں کو پہچاننے اور اُن سے دِفاع کرنے کے لیے تیار کرتے ہیں ۔ بیماری کے حملے کے مدِ نظر جسم کا مدافعتی نظام بیماری کو پہچان کر جلدی سے اُس کے دفاع کا بندوبست کرکے اس کے بڑھاوَ پر قدغن لگاتا ہےCOVID-19 سے شدید علیل ہونے یا مرنے سے بچنے کے لیے کئی محفوظ اور اثردار ویکسین تیار کئے گئے ہیں ۔ حال ہی میں عالمی ادارہ صحت (WHO) کی تشخیص کے بعد درجہ ذیل ویکسینوں کو حفاظت اور اثراندازی کے پیمانوں پر معیاری پایا گیا ہے:

- اسٹرازینکا ;۲۴۱;آکسفوڈ
- جانسن اینڈ جانسن
- ماڈرنہ
- فائزر ;۲۴۱; بایوٹیک
- سینوفارم
- سینوویک
- کوویکسن

۱۶ جنوری ۲۰۲۱ کو بھارت نے COVID-19 بیماری کے خلاف اپنا قومی ویکسینیشن پروگرام (National Vaccination Programme) شروع کیا ۔ بھارت سرکار نے Covishield اور Covaxinویکسینوں کے ہنگامی استعمال کو منظوری دی ہے ۔

COVID-19 vaccination کے کچھ حقایق:

- جدید ویکسینCOVID-19 m-RNA کو تیار کرنے کے لیے عمل میں لائی جانے والی ٹیکنالوجی نئی نہیں ہے ۔
- باقی ویکسینوں کی طرح ہی COVID-19 ویکسین کی طبعی جانچ بھی با ضابطہ نگہداشت کے تحت ہوئی ہے ۔
- یہ واضح نہیں کہ COVID-19 ویکسین کا انجکشن کتنی مدّت تک اس بیماری سے مُدافعت بخشتا ہے، اس لیے جن لوگوں کو پہلے سے یہ بیماری لاحق تھی اُن کو ویکسین کی ضرورت ہے ۔
- یہ ویکسینDNA میں کوئی تبدیلی نہیں لاتے یہ ممکن نہیں ہے کیونکہ m-RNAویکسین خُلیے کے cytoplasm میں کام کرتے ہیں اور کبھی بھی خُلیے کے مرکز میں داخل نہیں ہوتے جہاں پہ DNA یاجینیاتی مواد پنپتا ہے ۔
- اس ویکسین میں کوئی مائکروچپ نہیں ہے ۔
- COVID-19 ویکسین لوگوں کو شدید علالت سے بچاتا ہے ۔
- COVID-19 کی تجویز شُدہ خوراک میں تبدیلی کے لیے ابھی تک کوئی خاطر خواہ معلومات سامنے نہیں آئی ہیں ۔
- سبھی COVID-19 ویکسین محفوظ اور موثر ہیں ۔

Coronavirus کے اس وبا کے خاتمے کے لیے ممکنہ طورپر ویکسین ہی سب سے پُر اعتماد وسیلہ ہے۔

COVID-19 Vaccination کے فواید:

۱ ۔ ابھی تک دستیاب سبھی ویکسین COVID-19 کی بیماری سے بچاوَ کے لیے انتہائی مُوثر پایے گئے ہیں ۔

۲ ۔ اگرچہ کسی کو COVID-19 کی بیماری لاحق بھی ہو جائے، پھر بھی یہ ویکسین شدید بیمار پڑھنے سے بچاتا ہے ۔

۳ ۔ COVID-19 ویکسین ہمارے ارد گرد لوگوں خصوصاً بزرگوں اور کمزور مُدافعت والوں کو محفوظ رکھتا ہے ۔

۴ ۔ ویکسینیشن بیماری کا تجربہ کیے بغیر اینٹی باڑیز (antibodies) بنا کرہماری حفاظت میں مدد کرتی ہے ۔

IUST کے صحت مرکز میں COVID-19 ویکسینیشن مُہم:

- پہلی ویکسینیشن مُہم ۷ ۲مئ۲۰۲۱ کو منعقد ہوئی۔
- دوسری مُہم ۲۸مئ سے ۳۰ ستمبر، ۲۰۲۱تک چلی۔
- IUST میں کی جانے والی ویکسینیشن کی کُل تعداد ۱۷۰۲ مُستفید شُدہ۔IUST کے طلبا اور عملہ۔

یہ ویکسینیشن مُہمات سب ڈسٹرکٹ ہسپتال پانپور اور پرایمری ہیلتھ سینٹر اونتی پورہ ،ڈایریکٹوریٹ آف ہیلتھ سائینسز کشمیر کے تعاون سے عمل میں لائی گیئں۔

۔ علاوہ ازیں IUST کے صحت مرکز میں مارچ ۲۰۲۰ سے ۲۱ نومبر ۲۰۲۱ تک (Rapid Antigen Test) کے ذریعےCOVID-۱۹ کی تشخیص کے لیے ۳۰۴ نمونوں کی جانچ کی گیَ۔

۔ ستمبر ۲۰۲۰ میں گورنمنٹ میڈیکل کالج سرینگر کے شعبہ بایَو کیمسٹری کے اِشتراک سے ;۷۳۸۵۸۳۸۴ ;کے ۱۴۰ ملازمین میں SerumIgG اینٹی باڑیز کی تشخیص کی گیَ۔

سماجی فلاح و بہبود

علوم و ٹیکنالوجی، آبی وسائل اور ثقافت کے فروغ کو ترجیحی بنیادوں پر لیا جائے گا۔ پروفسیر رمشو صاحب کی بے مثل اور ماہرانہ قیادت میں، جس میں قریب تین دہائیوں کا علمی و تحقیقی تجربہ شامل ہے، یونیورسٹی آرٹفیشل انٹیلیجنس ، مشین لرنگ اور ڈسرپٹیو ٹیکنالوجی میں غیر روایتی اور بے نظیر تحقیقی منازل طے کرنے کا عزم رکھتی ہے۔

پروفسیر رمشو صاحب کے پیش نظران تحقیقی مراکز کو از سر نو فعال بنانا بھی ہے جو کیمپس میں پہلے سے ہی موجود ہیں ۔ ان مراکز میں تہذیب وثقافت اور زبان وادب کے حوالے سے تحقیق کو فروغ دیا جائے گا تاکہ یونیورسٹی کی شناخت ایک تحقیقی ادارے کے بطور قائم ہوسکے۔ پروفیسر صاحب اپنی والہانہ سنجیدگی کے ساتھ اپنے اس عہد پر قائم ہے جس کے تحت یونیورسٹی کے یہ تحقیقی مراکز عوامی سطح پر لوگوں کو راحت پہنچانے کے لئے ضروری علمی مواد پیدا کرنے کی مکلّف ہوں گی۔ اسلامی یونیورسٹی تحقیق میں ان معیارات کو پیش نظر رکھنا چاہتی ہے جس سے کہ لوگ مقامی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر مستفید ہوں سکیں۔

مندرجہ بالا منصوبوں کے علاوہ پروفسیر صاحب ایک حیاتیاتی تنوع (Bio-diversity) کی پارک، ایک سولر پارک اور ایک قومی سطح کی انوارمنٹل پارک بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ ساتھ ہی ساتھ خوشبودار (Aromatic) اور دوائی (Medicinal) پودوں پر تحقیق کو بھی فروغ دیا جائے گا تاکہ کیمپس کو زیادہ سے زیادہ سرسبز وشاداب رکھنے میں مدد مل سکے۔ سولر اور بائیوڈاء ورسٹی پارکوں کے قیام سے یونیورسٹی میں کاربن کے اثرات کو کم کرنے میں خاصی مدد مل سکے گی اور کیمپس کو ماحولیاتی طور سازگار بنانے کا حدف بھی پورا ہو پائے گا۔ یونیورٹی عالمی نوعیت کے مسائل کو اپنی بھی اپنی تحقیق کا موضوع بنانا چاہتی ہے جن میں آب وہوا کی تبدیلی، ماحولیاتی بحران اور حیاتیاتی بقاء شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سماجی اور اقتصادی موضوعات پر تحقیق کو بھی ترجیح دی جائے گی تاکہ سماج کے پسماندہ طبقوں کی معاشی صورتحال کو بہتر بنایا جاسکتے۔

شمارہ:۔۱ * جلد:۔۱ * تاریخ:۔۱/ جنوری /۲۰۲۲ * صفحات:۔ ۸
اسلامک یونیورسٹی برائے سائنس وٹیکنالوجی، اونتی پورہ سے شائیع کردہ ایک کمیونٹی اخبار

جموں و کشمیر میں زلزلے: خطرات اور تحفظ

مرکز کے زیرِ انتظام خطہ جموں و کشمیر کو ایک منفرد جغرافیائی منصب حاصل ہے۔ یہ ایسے قابلِ تجدید قدرتی وسائل سے مالامال ہے جن کا پوری دُنیا میں کوئی ثانی نہیں ہے۔ مگر یہ مرکزی زیرِ انتظام علاقہ (یونین ٹیریٹری) ایک کثیرالخطرہ خطہ بھی ہے جس کی قدرتی آفات جیسے سیلاب، قحط، آگ، زلزلے، آندھیوں اور ہُبوطِ ارض کی ایک طویل تاریخ ہے۔ زلزلوں کے وقوع کی تعداد پوری وادی میں بہت زیادہ ہے۔

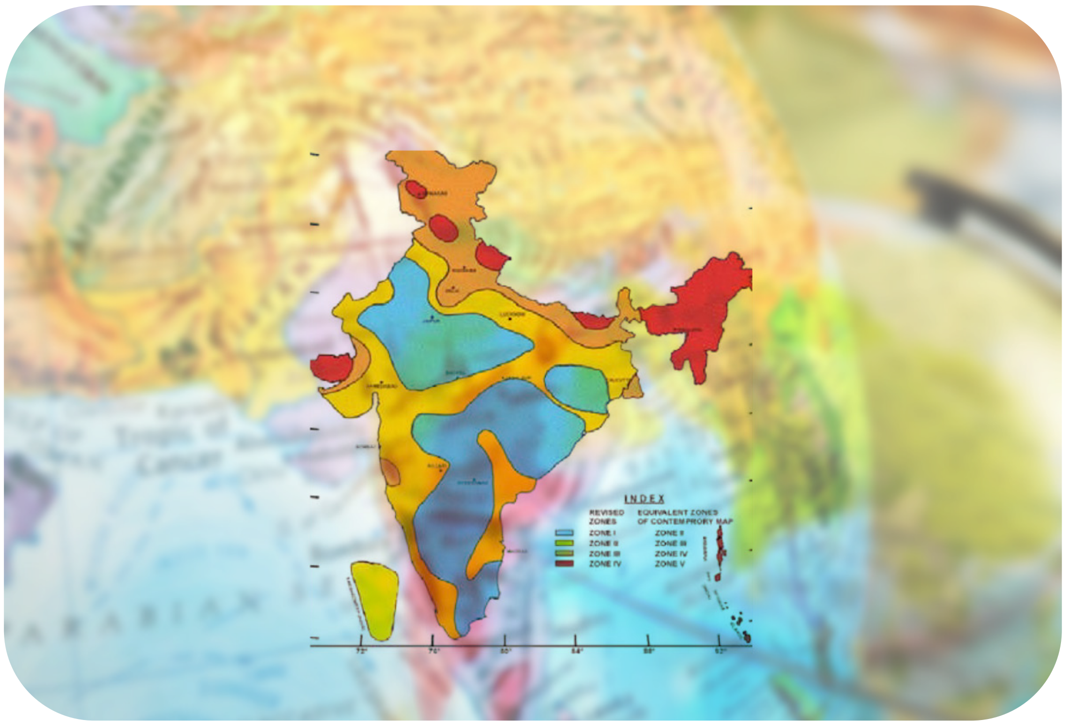

تصویر: ہندوستان کے بھونچالی خطے

مُلک کو چار بھونچالی خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ I, II, III اور IV

ہر خطے میں زلزلوں کی شدّت	خطہ
یہ خطہ ایسے زلزلوں کے لیے متحمل ہے جو سب محسوس کر سکتے ہیں اور لوگوں کو گھروں سے باہر بھاگنے کی حد تک خوفزدہ کر سکتے ہیں۔ برتن اور کانچ کے سامان ٹوٹ جاتے ہیں، کتابیں گر جاتی ہیں، بھاری فرنیچر سرک جاتا ہے۔ بعض اوقات گرے ہوئے پلاسٹر اور عمارتوں کو نقصان کے واقعات بھی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ (شدّت: ۱ سے ٦)	II
اس خطے میں زیادہ شدّت کے زلزلے محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ ایسے زلزلے جو سب کو خوفزدہ کر دیتے ہیں اور لوگوں کا کھڑا ہونا بھی مشکل ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ چلتی گاڑیوں میں بھی لوگ یہ جھٹکے محسوس کرتے ہیں۔ اچھے ڈیزائن اور بناوٹ والی عمارتوں کو معمولی جبکہ ناقص ڈیزائن اور بناوٹ والی تعمیرات کو خاصا نقصان ہوتا ہے۔ (شدّت: ۷)	III
یہ خطہ زوردار زلزلوں کے لیے حساس ہے جو ہر جگہ گھبراہٹ طاری کرتے ہیں، یہاں تک کہ بھاری فرنیچر بھی ہل جاتا ہے۔ ایسے زلزلے مظبوط عمارتوں کو بھی قلیل نقصان پہنچا سکتے ہیں جبکہ ناقص تعمیرات کو بھاری نقصان کا سامنا کرنا پڑھتا ہے۔ اونچی ڈھلانوں میں زمین کی ریزش، زمین کی سطح پر چند سینٹی میٹر چوڑائی تک کی دراڑیں پڑھنا اور جھیلوں میں پانی کا گدلا ہونا ان زلزلوں کے کچھ دیگر اثرات ہو سکتے ہیں۔ (شدّت: ۸)	IV
یہ ملک کا سب سے پُر خطر خطہ ہے اور شدید زلزلوں کے اعتبار سے انتہائی حساس ہے۔ اس خطے میں ایسے زلزلے آنے کا اندیشہ رہتا ہے جو خوف وہراس کا سبب بننے کے ساتھ ساتھ جان ومال کو بھی شدید نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ بہتر ڈیزاین اور مظبوط بناوٹ والی عمارتیں بھی جُزوی یا مکمل طور سے بکھر جاتی ہیں۔ ریل کی پٹریاں کھسک جاتی ہیں اور سڑکیں ختم ہو جاتی ہیں۔ سطحِ زمین میں کئی سینٹی میٹر چوڑے شگاف پڑھ جاتے ہیں۔ زیرِ زمین پاپیں ٹوٹ جاتی ہیں، زمین کھسکتی ہے، چٹانوں اور کیچڑ کے تودے گر آتے ہیں، اور پانی میں فلک شگاف لہریں اُٹھتی ہیں جہاں زلزلے کی شدّت ۱۱ کو تجاوز کرتی ہے۔ ان زلزلوں سے مکمل تباہی ہو سکتی ہے جس سے اس خطے کے ہیتِ ارضی میں تبدیلی رونما ہو سکتی ہے یہاں تک کہ دریاؤں کے دھارے بھی بدل سکتے ہیں۔ (شدّت: ۱۱)	V

وادی کشمیر کے بیشتر حصے (مرکز کے زیرِ انتظام دو علاقوں: جموں و کشمیر اور لداخ کا ۱۱ فی صد رقبہ) جو کہ سری نگر، گاندربل، بارہمولہ، کپواڑہ، بانڈی پورہ، بڈگام، اننت ناگ، پلوامہ، ڈوڈہ، رامبن، کشتواڑ کے اضلاع کا احاطہ کرتے ہیں، بھونچالی خطہ ۵ میں آتے ہیں۔ اس حصے میں مرکزی زیرِ انتظام علاقے کی تقریباً ۵۰ فی صد آبادی رہتی ہے۔ باقی کا مرکزی زیرِ انتظام علاقہ اور پورا لداخ اور جموں خطہ بھونچالی خطہ ۴ میں آتے ہیں۔

کشمیر میں زلزلے:

کشمیر میں زلزلوں کی ایک پرانی تاریخ ہے۔ ارضیاتی اعتبار سے جموں و کشمیر نو تخلیق شُدہ ہمالیائی پہاڑوں کا حصہ ہے جو کہ ملک کی پربتی بناوٹ کی ارضیاتی تاریخ میں آتا ہے۔ پہاڑی جماؤ والے خطے میں وقوع پزیر ہونے کے سبب مختلف شدّت کی متواتر بھونچالی سرگرمی ہوتی رہتی ہے۔ اس خطے میں بالخصوص وادی کشمیر میں ۵ ریکٹر سکیل کے زلزلوں کی بھاری تعداد رونما ہوئی ہے۔ ۱۸۸۹ سے ۱۹۹۰ عیسوی تک ۷۰ ازلزلے درج کیے گیے ہیں جو کہ اوسطاً ایک زلزلے کے ۸ ماہ بعد واقع ہونے کا عندیہ دیتے ہیں۔ شہرِ سرینگر جو کہ کشمیر وادی کا مغز تصور کیا جاتا ہے، ۱۸۸۹ میں ۷ء۰ اور ٦ء۵ ریکٹر سکیل کے دو زلزلوں سے وسیع پیمانے پر نقصان کا سامنا کر چکا ہے۔ ۱۹٦۳ میں یہ شہر ایک اور زلزلے جس کی شدّت ریکٹر پیمانے پر ۵ء۳ تھی کی زد میں آکر تباہ ہو گیا تھا۔ حال ہی میں رونما ہونے والے بڑے زلزلوں میں سے ایک نے وادی کو ۸ ا اکتوبر ۲۰۰۵ء میں نشانہ بنایا جس کی شدّت ریکٹر پیمانے پر ٦ء۷ تھی۔ اس زلزلے کے نتیجے میں جموں و کشمیر میں ۹۵۳ اموات واقع ہوئیں اور ۴۱۸ لوگ زخمی ہوئے (کشمیر کے دوسرے حصے میں ۸۰۰۰۰ لوگوں کی موت واقع ہوئی)۔ یہ برِ صغیر میں آنے والے سب سے تباہ کن زلزلوں میں سے ایک تھا، جس میں جموں و کشمیر کے ۷۸۲، ۲۳ مکان مکمل طور پر تباہ ہو گیے۔ مرنے والوں میں سے ۳ء۴۰ فی صد لوگ دس سال سے کم عمر کے بچے تھے۔

اس لیے زلزلوں سے بچاؤ کے لیے تیاری ضروری ہے اور کشمیر میں اس کی بہت ہی اہمیت ہس۔ حکومت ہند کی نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے زلزلوں کے اثرات کی تخفیف کے لیے کافی حدایات جاری کی ہیں جن کا ذکر اخبار کے اگلے شمارے میں کیا جاییے گا۔

> سری نگر، گاندربل، بارہمولہ، کپواڑہ، بانڈی پورہ، بڈگام، اننت ناگ، پلوامہ، ڈوڈہ، رامبن، کشتواڑ کے اضلاع کا احاطہ کرتے ہیں، بھونچالی خطہ ۵ میں آتے ہیں۔ اس حصے میں مرکزی زیرِ انتظام علاقے کی تقریباً ۵۰ فی صد آبادی رہتی ہے۔ باقی کا مرکزی زیرِ انتظام علاقہ اور پورالداخ اور جموں خطہ بھونچالی خطہ ۴ میں آتے ہیں۔

شمارہ:ـ۱ * جلد:ـ۱ * تاریخ:ـ۱/ جنوری /۲۰۲۲ * صفحات:ـ ۸
اسلامک یونیوسٹی برائے سائنس وٹیکنالوجی، اونتی پورہ سے شائع کردہ ایک کمیونٹی اخبار

کروناواریر۔اُمید کی روشنی

کرونا کی حالیہ وبائی لہر کے دوران طبّی عملہ ہر محاذ پر وبا سے نپٹنے،اس کا علاج تجویز کرنے اور اسے پھیلنے سے روکنے کے لئے سرگرمی کا مظاہرہ کررہا ہے۔اگرچہ مذکورہ عملہ عوام کو اس وبا سے بچانے کے لئے جان کا خطرہ بھی مول لے رہا ہے،اس کے باوجود ان اشخاص کو کئی طرح کی مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑرہا ہے۔ محکمہ ٔصحت عامہ نے اپنے عملے کو اُس وقت عملی میدان میں اُتارا،جب اس وبا نے عوام الناس کے دل ودماغ میں ایک نا ختم ہونے والا خوف پیدا کردیا تھا۔یہاں تک کہ جب عالمی سطح پر وبا نے اس قدر زور پکڑا کہ اس پر بند باندھنا اکیلے صحت عامہ کے لئے ممکن نہ رہا، تو دیگر شعبہ جات سے بھی لوگ اپنا کردار ادا کرنے کے لئے آگے آئے۔اُن کی ان عظیم کاوشوں کے لئے اُن کو دادِ تحسین پیش کرنے کے لئے ہم نے اخبار کا یہ حصہ ان کے لئے مختص کررکھا ہے۔

مُزمِل متو ریسرچ سکالر شعبہ صحافت، اسلامک یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، کشمیر۔

محکمہ ٔصحت کی طرف سے دستیاب کیا گیا ایک مزدور ندی کو پار کرکے لدروَتھ تک ویکسین کی دوائی لے جاتے ہوئے۔

PEE پہنے ہوئے طبّی عملہ کرونا کے مرض سے جاں بحق ہونے والے ایک مریض کی لاش کو دفناتے ہوئے۔

طبّی عملے کا ایک کارکن سرینگر کے ایک عارضی اسپتال میں سانس لینے کی تکلیف سے جھونج رہے مریض کی مدد کرتے ہوئے۔

ایک چرواہا لدروَتھ کی پہاڑیوں میں کووی شیلڈ ویکسین کا ٹیکہ لیتے ہوئے۔

ایک طبّی کارکن سرینگر کے ٹیسٹنگ مرکز میں کووڈ کے سیمپل جمع کرتے ہوئے۔

ایک این۔جی۔او سے منسلک کارکنان سرینگر میں گاڑیوں پر دوائی چھڑکتے ہوئے۔

ایک طبّی کارکن آکسیجن کی کمی سے جھونج رہے اسپتال میں آکسیجن سلینڈر میں آکسیجن بھرتے ہوئے۔

سرپرست : پروفسیر شکیل احمد رومشو • مدیر اعلیٰ : ڈاکٹر روہیلا حسن •ادارتی بورڈ : ڈاکٹر سیارمیر / سید عادل
مشاورتی بورڈ : پروفیسر اشوک اوگرا /پروفیسر ایاز حسن مون/ پروفیسر للی وانت /شری سمیر کول
ڈیزائنگ : آغاشاہی• اشاعت : ڈی پی پی سی اسلامک یونیورسٹی برائے سائنس وٹیکنالوجی